سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

کاشی رام

بنام

ریاست ایم۔ پی۔

16 اکتوبر 1998

(ایم۔ کے۔ مکھرجی اور ایم۔ سری نواسن، جسٹسز)

انڈین پینل کوڈ، 1860:

دفعات 302 اور 324- کے تحت سزا- کی درستگی۔ ملزم نے گولیاں چلائیں۔ قتل۔ گواہوں کو گولی لگنے سے زخمی- استغاثہ کے گواہوں کی مستقل گواہی- زخموں کو برقرار رکھنے والے گواہوں کی حقیقت- طبی شواہد کی عدم موجودگی اس لیے غیر اہم- اپیل کنندہ کے ذریعے علیبی کی درخواست کو مسترد کرنے والے حالات- اپیل کنندہ پر عائد جرم اور سزا کو درست قرار دیا گیا۔

اپیل کنندہ پر چھ شریک ملزمان کے ساتھ انڈین پینل کوڈ 1860 کے دفعات 147، 148، 302 کے ساتھ ساتھ دفعات 149 اور 307/149 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کی کہانی یہ تھی کہ 29.12.1986 پر ملزم افراد نے ایک غیر قانونی مجمع بنایا؛ ایک جی کا قتل کیا اور استغاثہ کے چار گواہوں کو بندوق سے زخمی کیا۔ استغاثہ کے گواہ اپنے بیان میں مستقل تھے کہ اپیل کنندہ نے بندوق کو ایک شریک ملزم سے لینے کے بعد فائر کیا، آر ایس (پی ڈبلیو-1) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کھیت میں کام کر رہا تھا، اس نے چیخ و پکار کی آوازیں سنیں؛ جی کی لاش کو لے جانے والی بیل گاڑی کو دیکھا۔ اس نے پولیس کو معاملے کی اطلاع دی۔

ٹرائل کورٹ نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ ریاست کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے چار ملزموں کے بری ہونے کی تصدیق کی لیکن مجرم قرار دیا اور اپیل کنندہ اور آر کو زیر دفعات 302 اور 324 کے تحت سزا سنائی۔ اپیل کنندہ نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی جبکہ دوسرے ملزم آر نے اس عدالت سے رجوع نہیں کیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے نہ صرف علبی کی استدعا کی گئی بلکہ یہ بھی دلیل دی گئی کہ (i) چشم دید گواہوں کے مبینہ زخموں کو ثابت کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کا معائنہ نہیں کیا گیا؛ اور (ii) استغاثہ کے گواہ کا ثبوت تضادات سے بھرا ہوا تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1: عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے ذریعے بری کیے جانے کے فیصلے کو بدل کر اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 232 کے ساتھ ساتھ دفعہ 324 کے تحت سزا سنانے کا جواز پیش کیا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سزائیں کافی مناسب ہیں اور اس میں مداخلت کا کوئی فرمان نہیں ہے۔

[A-342؛H-341]

2۔ ایسے کئی حالات ہیں جو علبی کے معاملے کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ استغاثہ کے گواہوں کو دی گئی تجاویز میں کوئی مستقل مزاجی نہیں تھی جب ان سے جرح کی گئی۔ پی ڈبلیو- 2 کو ایک تجویز دی گئی کہ اس نے خود اور اس کے گروپ کے ارکان نے اپیل کنندہ اور اس کے ڈرائیور پر حملہ کیا۔ یہ صرف اس بنیاد پر ہوسکتا ہے کہ اپیل کنندہ موقع پر موجود تھا۔ پی ڈبلیو- 13 کو کوئی تجویز نہیں تھی کہ اپیل کنندہ وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اپیل کنندہ سے دفعہ 313 ضابطہ فوجداری کے تحت پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ موقع پر موجود نہیں تھا۔ اس کے تمام جوابات محض اس کے سامنے رکھے گئے شواہد کی تردید تھے۔ [341-بی-سی)

3۔ چشم دید گواہوں کے شواہد مستقل ہیں اور معمولی تضادات کو چھوڑ کر جو انسانی یادداشت کی کمزوری کی وجہ سے فطری ہیں، ان کے شواہد کو بدنام کرنے کے لیے کسی چیز کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ پانچوں گواہوں

نے اپیل کنندہ کی موقع پر موجودگی اور آر سے لینے کے بعد اس کی بندوق کے تھکا دینے کے بارے میں واضح طور پر بات کی ہے۔ کیس کے حقائق اور حالات میں، اپیل کنندہ کے اس بیان کو مسترد کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ تھا متعلقہ وقت پر جائے وقوعہ پر موجود نہ ہوں۔ استغاثہ کے گواہوں کے ثبوت ناقابل قبول ہونے کے استغاثہ کی حمایت میں اپیل کنندہ کے وکیل نے جن معاملات پر انحصار کیا وہ استغاثہ کے گواہوں کے اعتماد کو منفی کرنے کے لیے زیادہ اہمیت یا کافی اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ [D-E-340; 341-جی]

4۔ یہ دلیل کہ گواہوں کے زخموں کو ثابت کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کی جانچ نہیں کی گئی ہے، بے بنیاد ہے۔ جرح میں ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جس سے عدالت زخمی ہونے کے ان کے بیان کو مسترد کر سکے۔ [340-ای-ایف]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 57۔

1992 کے فوجداری اپیل نمبر 158 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 14.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے۔ ششانک اور شکیل احمد۔

جواب دہندہ کی طرف سے انوپ جی۔ چودھری، اومناتھ سنگھ اور پرشانت کمار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سری نواسن، جسٹس۔ اپیل کنندہ اور چھ دیگر افراد پر دفعات 147، 148، 302 کے ساتھ 149 اور 307/149 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ انہیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، نرسنگھ گڑھ، ڈسٹرکٹ راج گڑھ (بیرا)، ایم پی اسٹیٹ نے بری کر دیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے پانچ افراد کی بری ہونے کی

تصدیق کی لیکن اپیل کنندہ و دیگر رام سنگھ کے حوالے سے ٹرائل جج کے فیصلے کو بدل دیا۔ اپیل کنندہ کو دفعات 302 اور 324 آئی پی سی کے تحت جرائم کے لیے مجرم قرار دیا گیا اور دفعات 324 کے تحت دفعات 302 کے تحت عمر قید اور چار ماہ قید اور 1000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ ہمیں دوسرے ملزم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ اس عدالت میں نہیں آیا ہے۔

2۔ استغاثہ کا مقدمہ مختصر طور پر اس طرح ہے: ایک طرف ملزموں اور دوسری طرف گورلال اور دیگر کے درمیان پہلے دشمنی تھی۔ ملزم افراد نے ایک غیر قانونی اجتماع کیا اور تقریبا 2 بجے پڑلیہ کھادی کے جنگل میں گورلال کے قتل عمد کا ارتکاب کیا۔ رام سنگھ اور اپیل کنندہ نے متوفی کو بندوق سے گولی مار دی۔ انہوں نے قتل عمد کی کوشش میں نانکرم، دیوکنند، بینی سنگھ اور رمیش کو بندوق کی گولی مار کر زخمی کر دیا۔ نانک رام بے ہوش ہو گئے۔ سیوارام (پی ڈبلیو 1) اس کے کھیت میں کام کر رہا تھا جب اس نے جنگل کی طرف سے ایک بیل گاڑی آتے ہوئے دیکھی۔ چیخ و پکار کی آوازیں سن کر وہ کارٹ کے پاس گیا اور اسے گورلال کی لاش ملی۔ ہیرالال ولد بیٹے رام رتن نے انہیں بتایا کہ اپیل کنندہ، اس ولد بھائی بھنوریہ، امرت لال، دریہاوسنگھ، کیلاش، رام سنگھ اور پپو نے چھپرا میں گورلال کو قتل کر دیا اور رام سنگھ اور اپیل کنندہ نے گورلال پر بندوقیں چلائیں۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ دیگر افراد کو گولیوں کے زخم آئے ہیں۔ اس کے بعد سیورام کوٹرا کے پولیس اسٹیشن گیا اور اسی دن شام 5 بج کر 50 منٹ پر اس معاملے کی اطلاع دی۔ رپورٹ ریکارڈ کی گئی۔ جے ایس تومر (پی ڈبلیو 19)، ایس ایچ او نے دفعات 147، 148، 302، 307 کے ساتھ 149 کے تحت جرائم درج کیے۔

3۔ تفتیش کے بعد ملزموں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ انہوں نے الزامات کی تردید کی اور جھوٹے مضمرات کی استدعا کی۔ انہوں نے یہ بھی استدعا کی کہ مستغیث فریق نے ان کے ٹریکٹر کو نقصان پہنچایا۔ مقدمے کی سماعت کے بعد ٹرائل جج نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ ریاست کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ اور رام سنگھ کے حوالے سے فیصلے کو بدل دیا اور باقی ملزموں کی بری ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں مجرم قرار دیا۔

4۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے درج ذیل عرضیاں پیش کیں: -ایف آئی آر اسی دن درج نہیں کی گئی تھی لیکن یہ صرف اگلے ہی دن درج کی گئی تھی۔اپیل کنندہ علبی ثابت کر چکا ہے اور وہ واقعہ کی جگہ پر نہیں تھا۔چشم دید گواہوں کے مبینہ زخموں کو ثابت کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کا معائنہ نہیں کیا گیا ہے۔نہ ہی انہوں نے کوئی طبی سرٹیفکیٹ پیش کیا ہے۔استغاثہ کے گواہوں کے ثبوت تضادات سے بھرے ہوتے ہیں۔استغاثہ کے ذریعے برآمد کیے گئے ٹریکٹر کے ڈرائیور سے اس نے پوچھ گچھ نہیں کی، اور دفاع نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ٹریکٹر پر ہونے والے نقصان سے تصدیق شدہ اس کا ثبوت حتمی طور پر دفاعی ورژن ثابت کرتا ہے۔عدالت عالیہ کا فیصلہ غیر موثر اور غیر مستحکم ہے۔

5۔ ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ استغاثہ کے تمام گواہ یہ کہنے میں مستقل ہیں کہ اپیل کنندہ نے رام سنگھ سے بندوق حاصل کرنے کے بعد گولی چلائی۔ان کے مطابق اپیل کنندہ استدعا کرنے یا علبی ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے اور ڈی ڈبلیو 1 زیر بحث ٹریکٹر کا ڈرائیور نہیں تھا۔انہوں نے دلیل دی کہ دفاعی وکیل کی طرف سے استغاثہ کے گواہوں کو علبی کی کوئی تجویز نہیں دی گئی تھی۔ان کے مطابق ہائی کورٹ کا فیصلہ کسی مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا۔

6۔ ہم نے دونوں اطراف کی صلاحوں کو تفصیل سے سنا۔ہم نے ریکارڈ پر موجود تمام شواہد کا جائزہ لیا ہے۔پانچ چشم دید گواہ ہیں، یعنی پی ڈبلیو2، پی ڈبلیو12، پی ڈبلیو13، پی ڈبلیو 14 اور پی ڈبلیو15۔پی ڈبلیو 2 کے علاوہ ان سب کو بندوق کی گولی لگنے سے چوٹیں آئیں۔ان کے شواہد مستقل ہیں اور معمولی تضادات کے علاوہ جو انسانی یادداشت کی کمزوری کی وجہ سے فطری ہیں، ان کے شواہد کو بدنام کرنے کے لیے کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔تمام پانچوں گواہوں نے موقع پر اپیل کنندہ کی موجودگی اور رام سنگھ سے بندوق لینے کے بعد اس کی فائرنگ سے واضح طور پر بات کی ہے۔یہ دلیل کہ گواہوں کے زخموں کو ثابت کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کی جانچ نہیں کی گئی ہے، بے بنیاد ہے۔جرح میں ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جس سے عدالت زخمی ہونے کے ان کے بیان کو مسترد کر سکے۔دوسری طرف سوالات جرح میں ایسی تجاویز دی گئی ہیں جیسے موقع پر ہی دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی ہو گئی ہو۔

7۔ اگرچہ دلائل کے آغاز میں فاضل وکیل نے اگلے دن ایف آئی آر درج کرنے کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کی، لیکن اسے اس کی بے معنییت کا احساس اس وقت ہوا جب اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ گاوں کا چوکیدار پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن پہنچا اور شام 5 بجے کے قریب ایس او کو معلومات دی۔ گواہ کے مطابق، رپورٹ درج کرنے سے پہلے ایس او تفتیش کرنے کے لیے جائے وقوع پر گیا اور بہت بعد میں رپورٹ درج کرنے کے لیے واپس آیا۔ گواہ پر اس بنیاد پر یقین نہیں کیا جا سکتا اور عدالت عالیہ نے معاملے کے اس پہلو کی طرف اشارہ کیا ہے۔

8۔ اپیل کنندہ کے وکیل کی دلیل کا بنیادی نکتہ 'علبی' تھا۔ ان کے مطابق ڈی ڈبلیو کے شواہد اور ڈی ڈبلیو 3 کے ذریعے پیش کردہ ریکارڈ ثابت کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ اس دن تقریباً 60 سے 70 کلومیٹر دور واقع نائب تحصیلدار کی عدالت میں حاضر ہوا تھا اور اپیل کنندہ جائے وقوع پر موجود نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسے کئی حالات ہیں جو علبی کے معاملے کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ استغاثہ کے گواہوں کو دی گئی تجاویز میں کوئی مستقل مزاجی نہیں تھی جب ان سے جرح کی گئی۔ پی ڈبلیو 2 کو ایک تجویز دی گئی کہ اس نے خود اور اس کے گروپ کے ارکان نے اپیل کنندہ اور اس کے ڈرائیور پر حملہ کیا۔ تجویز صرف اس بنیاد پر ہو سکتی ہے کہ اپیل کنندہ موقع پر موجود تھا۔ پی ڈبلیو 2 کو کوئی تجویز نہیں دی گئی کہ واقعہ کے وقت اپیل کنندہ وہاں موجود نہیں تھا۔ پی ڈبلیو 13 کو کوئی تجویز نہیں تھی کہ اپیل کنندہ وہاں موجود نہیں تھا۔ جب اپیل کنندہ سے دفعہ 313 کے تحت پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ موقع پر موجود نہیں تھا۔ اس کے تمام جوابات محض اس کے سامنے رکھے گئے شواہد کی تردید تھے۔

9۔ ڈی ڈبلیو 1 کے ثبوت پر سخت انحصار کیا جاتا ہے جو ٹریکٹر کا ڈرائیور ہونے کا دعوی کرتا ہے جو جائے وقوعہ پر پایا گیا تھا لیکن اس کی طرف سے دیا گیا ٹریکٹر کا نمبر ضبط شدہ ٹریکٹر کے نمبر سے مختلف ہے۔ اس کا پورا ثبوت مکمل طور پر ناقابل اعتماد ہے۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اسے اٹھے ہوئے گواہ کے طور پر پیش کیا ہے اور اس کے ثبوت کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

10۔ ڈی ڈبلیو 4 کا ثبوت کسی بھی اعتماد کو متاثر نہیں کرتا ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ وہ اپیل کنندہ کے ساتھ نائب تحصیلدار کی عدالت میں موجود تھا لیکن Ex. D-7 اس کے گوشوارہ کی تردید کرتا ہے۔ اس

معاملے میں وہ غیر درخواست گزار تھا اور حکم سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عدالت میں موجود نہیں تھا اور اسے حکم سے آگاہ کیا جانا چاہیے۔ نائب تحصیلدار کے دربار سے ریکارڈ پیش کرنے والے ڈی ڈبلیو 3 بھی اتنے ہی نا قابل اعتماد ثابت ہوتے ہیں۔ ان کا بیان کہ نائب تحصیلدار کی عدالت میں مقدمات صرف دوپہر 2 بجے شروع ہوئے، بہت بڑی گولی ہے جسے نگلنا ممکن نہیں ہے۔ وہ واضح طور پر یہ نہیں بتا سکے کہ اپیل کنندہ کے دستخط والے بیانات کس وقت ریکارڈ کیے گئے تھے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ وہ ایک متعصبانہ گواہ ہے اور اس کے ثبوت پر کوئی انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

11۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، اپیل کنندہ کے اس بیان کو مسترد کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ وہ متعلقہ وقت پر جائے وقوع پر موجود نہیں تھا۔ دوسرے معاملات جن پر اپیل کنندہ کے وکیل نے اس کی اس دلیل کی حمایت میں انحصار کیا کہ استغاثہ کے گواہوں کا ثبوت نا قابل قبول ہے، استغاثہ کے گواہوں کے اعتماد کو منفی کرنے کے لیے زیادہ اہمیت یا کافی اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔

12۔ نتیجے میں ہم یہ مانتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے بری ہونے کے فیصلے کو واپس لینے اور اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے ساتھ ساتھ دفعہ 324 کے تحت سزا سنانے کا جواز پیش کیا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سزائیں کافی مناسب ہیں اور اس میں مداخلت کرنے کا کوئی فرمان نہیں ملتا ہے۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document